Juz - 15 | سورۃ بنی اسرائیل

Lesson # 140

Surah Bani-Israeel (1-10)

Root Words

• سُبحٰن ← س-ب-ح ← تیرنا۔ تیراکی کرنا (swimming) [لفظی معنی]

[اصطلاحی معنی] ← پاکی بیان کرنا (اللہ تعالیٰ ہر نقص سے پاک ہے)

← تعجب کیلئے یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔

• الذی ← مذکر   • التی ← مؤنث

• اسرٰی [س-ر-ی / س-ر-و ← رات کو جانا۔ چلنا۔ رات کو سفر کرنا

اسرٰی کے بعد 'ب' اور 'ہ' کی preposition آجائے تو مطلب رات کو کسی کو لے جانا۔

• الحرام ← ح-ر-م ① عزت ② حرام ہونا (حرمت)

• الاقصا ← ق-ص-و ① کنارے ② دور

مدینہ سے دور کی مسجد / مسجد اقصیٰ / بیت المقدس

← مراد بیت المقدس ہے۔

← مکہ سے بیت المقدس کی مسافت چالیس دن رات کی ہے۔

مسجد اقصیٰ (دور کی مسجد)

• ذریۃ ← ذ-ر-ر] چھوٹی چھوٹی چیونٹیاں / اولاد (آگے بڑھتی ہے)

• شکورا ← ش-ک-ر ← بہت زیادہ قدردان۔ اُمڈ آنا

عرب محاورہ

"ھو اشکر من بروق"

بروق ← گھاس جو پانی ملنے پر زیادہ پھیلتی پھولتی ہے جلدی۔

← وہ شخص بروق گھاس سے بھی زیادہ شکرگزار ہے

• قضینا ← ق-ض-ی ← فیصلہ کر دینا - حکم دینا

• لتفسدن ← ف-س-د [مادی فساد ← قتل کر دینا
حسی فساد ← کتابوں کے ذریعے کسی کے عقائد خراب کر دینا

• ولتعلن ← ع-ل-و ← سرکشی کرنا
← بلندی پکڑنا

Family تعالیٰ ، علواً

Q.papers family کے الفاظ بتائے اس word کے ؟

+ تعالیٰ
+ علی

اُولٰھما
تثنیہ کا صیغہ

کِ ← مؤنث
کنّ ← عورت (جمع)

ھما
کما] تثنیہ

Q-papers ← گردان

سامنے والے کیلئے

کَ ← واحد (مذکر)	کِ ← واحد (مؤنث)
کما ← دو (تثنیہ)	کما ← دو تثنیہ
کم ← سب (مذکر-جمع)	کنّ سب (مؤنث-جمع)

دور بیٹھے والے کیلئے

ھو	ھی
ھما	ھما
ھم (مذکر-جمع)	ھنّ (مؤنث-جمع)

• رددنا ← ر-د-د ← رد کرنا

• الکرۃ ← ک-ر-ر ← غلبہ - باری (Turn) - حملہ - دوبارہ

• امددنکم ← م-د-د ← لمبا کرنا - کھینچنا، پانی بڑھانا، جلوں

جمع ↑
- اموال ← م - و - ل ← مال - دولت

[مال ← واحد]

جمع ↑
- بنین ← ب - ن - و / بنی — بنی + بنو + ابن +

[ابن → واحد]

(واحد - جمع) <u>Q paper</u>

- اَفْعَلُ ، اَعْلَمُ ان کے وزن پر آتا ہے <u>اسم تفضیل</u> -
- اعراب change ہو سکتے ہیں - جیسے اَکْبَر

- نفیر ← ن - ف - ر ← نفری - لشکر - جماعت ، نفرت
- فجاسو ← ج - و - س ← گھس جانا (تجسس) اندرونی طور پر] oppos
- تحسس ← ح - س - س ← بیرونی طور پر ٹوہ لگانا / ٹوہ
- خلال ← خ - ل - ل ← دو دانتوں کے درمیان کی جگہ / دو انگلیوں کے درمیان (اندر - خالی)

خلیل - کسی کی محبت کا دل کے اندر سرایت کر جانا
- الدیار (جمع) ← د - و - ر ← شہروں

[دار ← واحد]
- کان ← ک - و - ن

نفس کا لفظ عربی زبان میں <u>مونث</u> کیلئے ہے -

<u>family</u>

- اسائہ — س - و - ء
- یسوء — س - و - ء
- سوءۃ — " — (البقرۃ ← بھائی شرمگاہ)
- سیئۃ — "

• تتبیرا ← ت - ب - ر ← ہلاک کر دینا ۔ خوب کچل کر کسی کو تباہ کرنا ۔
ایسے تباہ کرنا کہ ویران کر دینا

* عسیٰ ← امید ہے (موقع کی مناسبت سے ترجمہ کرنا)
ع - س - ی ← بعید نہیں

• عُدتم ← ع - و - د ← پلٹنا ۔ repeat کرنا ۔ دوبارہ کرنا
لوٹنا

• حصیرا ← ح - ص - ر ← قید خانہ (جانوروں کو باڑے میں بند کرنا)
(مجرموں کو بند کرنا قید خانے میں)

• اَعتدنا ← ع - د - د ← گننے کے لیے ۔ کسی چیز کا اہتمام کرنا ۔
(الفاظ کی زیادتی معنی کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے)

Tafseer

13 سال دیڑھ مکی دور تھا ۔

سورۃ بنی اسرائیل

• مکی سورت • 12 رکوع • 111 آیات
• کلمات 1582 • حروف 6710

← سورۃ کے دو نام ① سورۃ سبحان ② اسریٰ (آیت ۔ 1)
ایک نام بنی اسرائیل ہے ۔ (آیت ۔ 4)

* یہ سب علامتی نام ہے

• مکی دور کے آخری زمانے میں نازل ہوئی ۔

• رسول اللہ ﷺ کو مکہ میں توحید کی آواز بلند کرتے کرتے 12 سال گزر چکے تھے ۔ مخالفین کی مزاحمت کے باوجود آپ ﷺ کی آواز عرب کے گوشے گوشے میں پہنچ چکی تھی ۔ کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جہاں 3 - 4 لوگ مسلمان نہ ہوں ۔

• اب وہ وقت آ چکا تھا جس میں آپ ﷺ کو مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی اجازت ملنے والی تھی ۔ اس میں ہجرت کی طرف

بھی اشارہ ہے۔

• اس سورۃ میں تنبیہ، تفہیم، تعلیم کا ذکر

3 - imp topic => in this surah.

تنبیہ ← کفار مکہ کو

تفہیم ← فلاح اور خسران کا مدار Result جنت اور جہنم

تعلیم ← اخلاق اور تمدن کے اصول - جس میں اسلام کا مشہور بیان کیا گیا ۔

• رسول ﷺ اور مسلمانوں کو تلقین کی گئی کہ بحث و مباحثہ سے بچے اور صبر و ہمت سے کام لیں

• تزکیہ نفس کیلئے نماز سکھائی گئی۔

رسول ﷺ ← سختی سے دین پر عمل کریں اور مباحثے سے بچیں اچھے اوصاف پیدا کریں۔

(رسول ﷺ اور ایمان والوں کو تلقین کی گئی ہے)

① آیت میں:
واقعہ معراج کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

احادیث

"رسول اللہ ﷺ ہر رات کو بنی اسرائیل اور الزمر کی تلاوت کیا کرتے تھے۔"

(مسند احمد کی روایت)

* حضرت عبداللہ بن مسعودؓ مرفوعاً فرماتے ہیں: (قدیم سورتیں)

"سورۃ کہف، مریم اور بنی اسرائیل ابتدائی اول میں سے ہے اور میرے تلاد (عتیق) میں سے ہے"

(صحیح بخاری)

(واحد) عتیق ← پرانا۔ نادر (خانہ کعبہ کا نام بھی ہے)۔ (ابو بکر صدیقؓ کا لقب بھی۔)

تالد ← قدیم مال

Q ۔ معراج کے موقع پر تحفے ملے آپ ﷺ کو
① 5 نمازیں
② سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات
③ نیکی کا خیال آنے پر ثواب ملنا۔

① واقعہ معراج کا ذکر

سبحٰن ← قرآن میں کثرت سے اللہ کی پاکی بیان کرنے کیلئے استعمال ہوا ہے۔ تعجب کیلئے

معراج کا واقعہ بڑا عظیم الشان ہے۔ یہ واقعہ تاریخ میں اسریٰ اور معراج کے نام سے جانا جاتا ہے۔ (سبحان اللہ)

مفسرین ← یہ واقعہ ہجرت نبوی سے 1 سال پہلے پیش آیا تھا۔ اس واقعہ کے دو حصے ہیں

① مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کا سفر [اسریٰ کے نام]
قرآن میں صرف اسریٰ کا ہی ذکر ملتا ہے۔

② مسجد اقصیٰ سے آسمانوں کی سیاحت [معراج کے نام سے جانا جاتا ہے]
بہت سی احادیث سے اس کا پتا چلتا ہے۔ معراج کے راوی صحابہ کی تعداد 25 سے زائد ہو جاتی ہے۔

[رات کے وقت لے گیا]

اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کو اسریٰ اور معراج عطا کی۔ وہ اللہ جسے کبریائی ادا ہے وہ اپنے بندے کو رات کے وقت لے گیا۔ عبد سے مراد آپ ﷺ ہیں۔

[پیارے پیغمبر عبد ﷺ]

لیلاً ← رات کا ایک حصہ۔ مفسرین ← مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کا سفر ایک مسافر 40 راتوں میں کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے محمد ﷺ کو یہ سفر رات کے 1 حصے میں کروایا ہے۔ اس لیے سبحٰن کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

* انسان کو اللہ نے عقل دی۔ عقل کا استعمال کر کے انسان نے جہاز بنائے۔ کبریائی اللہ کی ہے۔

مسجد حرام ← خانہ کعبہ

① عزت ② حرمت (حرام ہونا) ← انسان تو کیا جانور پر بھی ہاتھ اٹھانا منع ہے۔

ذکر آج کا ذکر — بنی اسرائیل
+
نجم — آیت نمبر 15-6

[ق-ص-و ← دور کی مسجد]

⟸ بیت المقدس کے تین نام:
بیت المقدس + القدس + ایلیا

مسجد اقصیٰ ← فلسطین میں ہے۔
بیت المقدس۔ پرانا نام **ایلیا** ہے۔
• مکہ سے بیت المقدس کی مسافت **40 دن کی ہے**۔

← جس کے ماحول کو اس نے برکت دی ہے (برکت والا ہے) **مفسرین** ← اللہ
رب العزت نے فلسطین کی زمین کی طرف اشارہ کیا ہے۔
مادی اور معنوی لحاظ سے برکت دی۔ ① سرسبز علاقہ ہے۔
پھلوں، پھولوں کی کثرت ہے۔ کئی انبیاء یہاں مبعوث
ہوئے اور مدفون بھی ہوئے۔ ① **یہ جگہ انبیاء کا مسکن
اور مدفن ہے**۔ بیت المقدس کا اردگرد کا علاقہ بہت
بابرکت ہے۔ مادی برکتیں اور حسی برکتیں بھی ہیں۔

← بیت المقدس کی دو برکتوں کا اللہ نے ذکر کیا ہے:
① مسجد اقصیٰ (دور کی مسجد) (آنکھوں سے دیکھ کر یقین کی کیفیت بدل جاتی ہے۔)
② برکت دی

معراج کے سفر کا مقصد: اپنے بندے کو عظیم آیات اور نشانیوں
کا مشاہدہ کروانا تھا۔ **نشانیاں** 6 — کن کن نشانیوں کا مشاہدہ کروایا:
① 40 دنوں کا سفر ایک رات میں کروانا
② بیت المقدس کا مشاہدہ کروانا آپؐ کو (ابوبکر صدیقؓ بیت المقدس
گئے تھے۔ تو انہوں نے آپؐ سے سوال پوچھے)
③ انبیاء کرام کا سامنے اور آپؐ کا امامت کروانا۔
④ انبیاء کرام کے بلند و بالا مقامات کا آپؐ کو مشاہدہ کروانا۔
(کونسا نبی کونسے مقام پر ہے) [مختلف نبیوں سے مختلف آسمانوں پر ملاقات]
⑤ آسمانوں کے دروازوں کا کھولا جانا
⑥ جنت اور جہنم کا آپؐ کو مشاہدہ کروایا گیا۔

رسولؐ نے جب معراج کا واقعہ سنایا تو اہل مکہ نے مذاق بنایا
اور باتیں بنانا شروع کی۔ انہوں (مکہ والوں) نے جو لکھی تھی

بیت المقدس کی دو نشانیاں
① اقصیٰ
② برکت والا

• انبیاء کا مسکن اور مدفن
• ظاہری اور پوشیدہ نور
• سرسبز زمین

Q اقصیٰ کی برکتیں

کہا تو اللہ نے سب سنا ہے اور دیکھا بھی ہے۔
مکہ والے ابوبکر صدیقؓ کو کہا کہ محمدؐ تو راتوں رات آسمان سے بھی ہو آئے ہیں۔ تو آپؓ نے کہا اگر وہ کہتے ہیں تو سچ ہے۔ تب آپؓ کو صدیق کا لقب ملا۔

احادیث:

واقعہ معراج

① ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا:
"جس رات مجھے بیت المقدس لے جایا گیا تو میرے سامنے دو پیالے لائے گئے۔ ایک دودھ کا اور دوسرا شراب کا۔ میں نے دونوں کو دیکھا اور دودھ کا پیالہ لے لیا۔ اس وقت جبرائیلؑ نے دیکھا اور کہا اللہ کا شکر ہے کہ آپؐ کو فطری راستہ یعنی اسلام کی راہنمائی۔ آپؐ اگر شراب کا پیالہ لیتے تو آپؐ کی امت گمراہ ہو جاتی۔"

② حضرت انسؓ (راوی) کہتے ہیں:
"معراج کی رات رسول اللہؐ کے پاس براق لایا گیا جسے لگام دیا گیا اور اسے کاٹھی ڈالی گئی۔ اس نے شوخی کی تو جبرائیلؑ نے کہا محمدؐ سے شوخی کرتے ہو حالانکہ اللہ کے ہاں ان سے زیادہ بزرگ کوئی نہیں جو تم پر سوار ہو۔ راوی کہتا ہے پھر براق کا پسینہ ٹپکنے لگا۔"
(ترمذی کی روایت)

③ حضرت بریدہؓ (راوی) کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:
"معراج کی رات جب ہم بیت المقدس پہنچے تو جبرائیلؑ نے اپنی انگلی سے اشارہ کر کے ایک پتھر چیر دیا اور پھر اس سے براق کو باندھ دیا۔"
(ترمذی کی روایت)

حطیم یہ خانہ کعبہ کے اندر کا حصہ ہے۔
اہل مکہ کے پاس تعمیری سامان کم ہو گیا تھا خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت۔ تو یہ تعمیر نہیں کیا تھا
جو لوگ حطیم میں نماز پڑھتے ہیں گویا کہ خانہ کعبہ میں پڑھتے ہیں۔

④ جابر بن عبداللہ انصاری (راوی) کہتے ہیں آپؐ نے فرمایا:

"جب قریش کے کافروں نے مجھے جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا۔ اور اس کی جو جو نشانیاں وہ مجھ سے پوچھتے میں دیکھ کر بتاتا جاتا۔"

(بخاری کی روایت)

← ایک دفعہ رسول اللہؐ نے کہا تھا کہ تمہاری قوم کے لوگ نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں۔ اگر مجھے اس بات کا خوف نہیں ہوتا کہ یہ لوگ دین سے منکر ہو جائیں گے تو میں حطیم کے علاقے کو خانہ کعبہ کے اندر شامل کر دیتا۔

⑤ ابوذر غفاریؓ (راوی) کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا:

"میرے گھر کی چھت کھولی گئی اور میں مکہ میں تھا۔ جبرائیلؑ اترے۔ انہوں نے میرا سینہ چیرا۔ پھر زم زم کے پانی سے دھویا۔ پھر سونے کا ایک طشت (تھال) لائے جو ایمان اور حکمت سے بھرا تھا۔ میرے سینے میں ڈال دیا گیا اور سینہ جوڑ دیا۔ پھر جبرائیلؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ لیکر آسمان کی طرف چڑھے۔ جب میں پہلے آسمان پر پہنچے تو جبرائیلؑ نے آسمان کے داروغہ سے کہا دروازہ کھولو۔ اس نے پوچھا کون ہے؟ جبرائیلؑ بولے: میں ہوں! جبرائیل۔ اس نے پوچھا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا ہاں! محمدؐ میرے ساتھ آئے ہے۔ اس نے پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہے جبرائیلؑ نے کہا: ہاں۔ تب داروغہ نے دروازہ کھول دیا۔ تب ہم آسمان دنیا پہلے آسمان پر چڑھے وہاں ایک شخص بیٹھا تھا جس کے دائیں طرف بھی ایک مجمع تھا اور بائیں طرف بھی۔ جب وہ دائیں طرف دیکھتا

آدمؑ ← ادریسؑ ← موسیٰؑ ← عیسیٰؑ ← ابراہیمؑ

(پہلا آسمان) (چھٹا آسمان)

تو ہنس پڑتا اور بائیں طرف دیکھتا تو رو پڑتا۔ اس نے کہا: نیک
پیغمبر اور نیک بیٹے مرحبا! میں نے جبرائیلؑ سے پوچھا یہ
کون لوگ ہیں؟ جبرائیلؑ نے کہا یہ آدمؑ ہیں۔ ان کی
دائیں طرف اہل جنت اور بائیں طرف اہل دوزخ ہے۔
جب یہ دائیں طرف دیکھتے ہیں تو ہنس پڑتے ہیں اور بائیں طرف
دیکھتے ہیں تو رو پڑتے ہیں۔ پھر جبرائیلؑ مجھے لیکر دوسرے
آسمان پر چڑھ گئے۔ اور داروغہ سے کہا دروازہ کھولو۔
اس نے وہی کچھ کہا جو پہلے نے کہا تھا۔ پھر آپؐ نے آسمانوں میں
حضرت آدمؑ، حضرت ادریسؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور
حضرت ابراہیمؑ کو دیکھا۔ مگر ان کے مقام بیان نہیں کئے۔ مگر
یہ بتلایا کہ پہلے آسمان پر آدمؑ اور چھٹے پر ابراہیمؑ کو پایا۔ جب
جبرائیلؑ کے ساتھ ادریسؑ پیغمبر کے پاس سے گزرے تو انہوں نے
مجھے دیکھ کر کہا نیک پیغمبر اور نیک بھائی مرحبا! میں نے جبرائیلؑ
سے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ ادریسؑ ہے۔ پھر میں
موسیٰؑ کے پاس سے گزرا۔ تو انہوں نے بھی وہی کچھ کہا۔ میں
نے جبرائیلؑ سے پوچھا یہ کون ہے۔ جبرائیلؑ نے کہا یہ موسیٰؑ ہے
پھر میں عیسیٰؑ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے بھی وہی کچھ
کہا۔ میں نے جبرائیلؑ سے پوچھا یہ کون ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا
یہ عیسیٰؑ ہے۔ پھر میں ابراہیمؑ کے پاس سے گزرا۔ انہوں
نے بھی وہی کچھ کہا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ جبرائیلؑ نے
کہا یہ ابراہیمؑ ہے۔ پھر جبرائیلؑ مجھے لیکر اوپر چڑھے
حتیٰ کہ میں ایک بلند ہموار مقام تک پہنچا۔ وہاں میں
(تقدیر لکھی جا رہی)
قلموں کے چلنے کی آواز سن رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت پر
50 نمازیں فرض کیں۔ میں یہ حکم لیکر لوٹا۔ جب موسیٰؑ
کے پاس پہنچا انہوں نے کہا اپنے پروردگار کے پاس جائیے کیونکہ آپؐ

کی امت اتنی طاقت نہیں رکھتی۔ میں لوٹا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا کچھ حصہ معاف کر دیا۔ پھر موسیٰؑ کے پاس آیا۔ انہوں نے پھر اپنے رب کے پاس جاؤ تمہاری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی۔ میں پھر لوٹا۔ ایسا کئی بار ہوا۔ آ(اللہ تعالیٰ) نے 5 نمازیں در حقیقت 50 ہی ہیں۔ 10 گنا اجر کے لحاظ سے۔ اور اللہ تعالیٰ نے کہا میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی۔ (پڑھو گے وہ 5 ہی لیکن ثواب 50 کا) پھر میں موسیٰؑ کے پاس آیا۔ انہوں نے پھر وہی بات کہی۔ تو میں نے کہا اب مجھے اپنے مالک کے پاس جاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ تو جبرائیلؑ مجھے لیکر چلے گئے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے۔ اسے کئی طرح کے رنگوں نے ڈھانپا ہوا تھا۔ میں نہیں جانتا وہ کیا تھے۔ پھر مجھے جنت میں لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ کہتے ہے وہاں میں کیا دیکھتا ہوں کہ گنبد تو موتیوں کے ہے اور اس کی مٹی کستوری (خوشبو) کی ہے۔"

(بخاری کی روایت)

(6) حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہے:

"اللہ تعالیٰ نے شبِ معراج میں نماز فرض کی۔ تو ہر نماز کی دو رکعتیں فرض کیں خواہ سفر ہو یا حضر۔ پھر سفر کی نماز تو وہی دو رکعت رہی اور حضر کی نماز لمبا کر دی گئی قیام کی حالت میں عصر، ظہر اور عشاء کو دو سے چار کر دیا گیا اور مغرب کو تین۔"

(7) مالک بن صعصعہ (راوی) کہتے ہے آپﷺ نے فرمایا:

"ایک دفعہ میں کعبہ کے پاس نیند اور بیداری کی درمیانی کیفیت میں بیٹھا تھا اور تین مردوں میں سے درمیان والے نے میرا سینہ چیر کر ایمان اور حکمت بھر دی۔

پھر میرے پاس براق لایا گیا وہ خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا
پھر جبرائیلؑ کے ساتھ وہ **پہلے** آسمان پر پہنچے وہاں آدمؑ سے
ملاقات ہوئی۔ **دوسرے** پر عیسیٰؑ سے اور یحییٰؑ سے ملاقات ہوئی۔
تیسرے پر یوسفؑ سے۔ **چوتھے** پر ادریسؑ سے۔ **پانچویں** پر
ہارونؑ سے۔ **چھٹے** پر موسیٰؑ سے۔ **ساتویں** پر ابراہیمؑ سے
(ہر دروازے پر یہی سوال پوچھا) اس کے بعد رسول اللہؐ کو
بیت المعمور (فرشتوں کا کعبہ) دکھایا گیا۔ میں نے جبرائیلؑ
سے بیت المعمور کا حال پوچھا۔ تو انہوں نے کہا یہاں ہر
روز **70 ہزار** فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور جب وہ چلے جاتے
ہیں تو ان کی باری نہیں آتی۔ (قیامت تک نہیں آتی) پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ
دکھائی گئی جس کے بیر حجر کے مٹکوں کے برابر ہیں۔ اور پتے
ایسے جیسے ہاتھی کے کان۔ اس کی جڑ سے چار نہریں نکلتی ہیں
دو پوشیدہ اور دو ظاہر۔ پوشیدہ تو جنت میں سلسبیل اور کوثر
ہے۔ ظاہری تو دنیا میں نیل اور فرات ہے۔ پھر مجھ پر
50 نمازیں فرض ہوئی۔ پھر میں موسیٰؑ کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے
کہا میں لوگوں کا حال تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ اور بنی اسرائیل پر
بڑی کوشش کر چکا ہوں لہٰذا واپس جاؤ۔ چنانچہ 10 نمازیں
کم ہوئی۔ 40 پھر دوبارہ 30۔ پھر دوبارہ۔ 20 ہو گئی۔ پھر دوبارہ
10 ہو گئی۔ پھر دوبارہ۔ 5 ہو گئی۔ پھر دوبارہ۔ آپؐ نے کہا اب مجھے
شرم آتی ہے۔ پھر اللہ کی طرف سے (ندا) آواز آئی۔ میں نے
اپنا فرض پورا کر دیا۔ میں نے اپنے بندوں سے تخفیف کی
جبکہ ہر نیکی پر نماز کا 10 گنا بدلہ دوں گا۔"

(بخاری کی روایت)

← جب رسول اللہؐ براق پر الحرم سے بیت المقدس پہنچے جبرائیلؑ
کے ساتھ۔ دروازہ بیت المقدس کے قریب براق کو باندھ دیا

سدرۃ المنتہیٰ ← یہ آخری حد ہے جہاں سے آگے جبرائیلؑ سے بھی نہیں جا سکتے۔ اور اس مقام پر آپؐ نے جبرائیلؑ کو اصلی حالت میں دیکھا تھا

بیٹر

آپؐ مسجد بیت المقدس میں داخل ہوئے اور اس کے قبلے کی طرف تحیۃ المسجد 2 رکعتیں ادا کیں۔ پھر ایک سیڑھی (زینہ) لائی گئی۔ جس میں نیچے سے اوپر تک درجے تھے۔ اس کے ذریعے آپؐ پہلے آسمان پر تشریف لے گئے۔ اور پھر باقیوں پر۔ زینے کی حقیقت اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ ہر آسمان میں فرشتوں نے آپؐ کا استقبال کیا۔ ہر آسمان میں نبیوں سے ملاقات ہوئی۔ وہ قلم کی جو آواز سنی تھی وہ لوگوں کی تقدیر لکھ رہے تھے سدرۃ المنتہیٰ پر سونے کے پروانے گر رہے تھے۔ اس کو سجایا گیا تھا۔ فرشتے تھے وہاں پر۔ اس مقام آپؐ نے جبرائیلؑ کو ان کی اصلی حالت میں دیکھا۔ جن کے چھ سو بازو تھے۔ اور وہی پر رف رف سبز رنگ کا دیکھا جس نے افق کو گھیر رکھا تھا۔ آپؐ نے بیت المعمور کو دیکھا اور وہاں ایک شخص کو ٹیک لگائے دیکھا۔ آپؐ نے پوچھا یہ کون ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا یہ ابراہیمؑ ہیں۔ [کعبہ کے بانی ابراہیمؑ] بیت المعمور۔ پھر جنت، جہنم دیکھی۔ نمازیں۔ پھر بیت المقدس اترے۔ جن نبیوں سے ملاقات ہوئی تھی وہ آپؐ کو رخصت کرنے کیلئے ساتھ اترے۔ جب نماز کا وقت ہوا تو سب انبیاءؑ کے ساتھ آپؐ نے نماز پڑھی۔ رسول اللہؐ نے تمام انبیاء کی امامت کروائی۔ جبرائیلؑ نے انبیاء کو رسول اللہؐ کا تعارف کروایا۔

- واقعہ معراج کی تصدیق ایک غیر مسلم نے بھی کی۔
- رسول اللہؐ نے شاہِ روم قیصر کے پاس اپنا ایک خط بھیجا تھا دحیہ ابن خلیفہ کو دیا۔ حضرت دحیہؓ نے جب وہ خط شاہ روم کو پہنچایا۔ شاہ روم نے چاہا کہ وہ خط کے بارے میں اور آپؐ کے بارے میں تصدیق کریں۔ خاص طور پر عرب کے لوگوں سے۔ اس وقت روم میں عرب سے کچھ لوگ آئے ہوئے تھے تجارت کرنے۔

CamScanner

واقعہ ۶۱۳ ← غیر مسلم کا نام → ایلیا

ایلیا ہے بیت المقدس کا پرانا نام

کی گواہی غیر مسلم سے

بیت المقدس کے بہت بڑے عالم تھے

ان کو جمع کر کے شاہ روم نے پوچھا۔ کچھ سوال پوچھے۔ **ابوسفیان** بھی
شامل تھا ان میں۔ ابوسفیان کہتا ہے میرا اس وقت بڑی
دلی خواہش تھی میں ایسی باتیں کروں جس سے رسول ﷺ کی
حقارت ثابت ہو۔ لیکن میں یہ نہیں چاہتا تھا کہ ایسی
بات کہوں جس سے شاہ روم کو پتا چل جائے میں جھوٹا ہوں
میں بڑی احتیاط سے بات کرنا چاہتا تھا۔ ابوسفیان کہتا ہے
مجھے خیال آیا کہ واقعہ معراج کا ذکر کرتا ہوں (بادشاہ خود ہی سمجھ جائے
گا کہ یہ جھوٹ ہے، کہ ایک شخص راتوں رات کیسے سفر کر سکتا ہے)
ہرقل نے پوچھا بتاؤ کوئی بات۔ ابوسفیان نے کہا: یہ مدعی کہتا
ہے کہ وہ ایک رات مکہ مکرمہ سے بیت المقدس پہنچا اور
پھر اسی رات مکہ مکرمہ میں واپس بھی آ گیا۔ ایلیا کے
بڑے عالم وہاں بیٹھے تھے۔ اس نے کہا میں بھی اس رات کے بارے
میں جانتا ہوں۔ شاہ روم بڑا حیران ہوا۔ شاہ روم نے
کہا تجھے کیسے پتا چلا۔ ایلیا نے کہا میری عادت تھی رات کو
اس وقت تک سوتا نہیں تھا جب تک بیت المقدس کے سارے
دروازے بند نہ کر لوں۔ اس رات میں نے حسب عادت
تمام دروازے بند کر دیئے لیکن ایک دروازہ مجھ سے بند نہ
ہو سکا۔ میں نے اپنے عملے کے لوگوں کو بلایا لیکن ان سے بھی
بند نہ ہو سکا۔ دروازے کے کواڑ اپنی جگہ سے حرکت نہ کر سکے
ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ہم کسی پہاڑ کو ہلا رہے ہیں۔ میں نے
عاجز ہو کر کاریگر اور نجار کو بلایا۔ انہوں نے کہا ان دروازوں کے
اوپر عمارت کا بوجھ پڑ گیا ہے۔ اب صبح سے پہلے اس کے
بند ہونے کی کوئی تدبیر نہیں۔ ہم اوروں کو بلائیں گے صبح اور پھر
دیکھیں گے۔ ایلیا کہتا ہے میں مجبور ہو کر لوٹ آیا اور اس
دروازے کے دونوں کواڑ کھلے رہے۔ صبح ہوتے ہی میں

* دو رائے ۔ آپؐ کو جسمانی طور پر لے جایا گیا (زیادہ اسی پر believe کرتے ہیں)
آپؐ کو روحانی طور پر لے جایا گیا

دوبارہ اس دروازے کے پاس پہنچا۔ میں نے دیکھا دروازہ مسجد کے پاس ایک پتھر کی چٹان میں سوراخ ہوا ہے۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جانور باندھ دیا گیا ہے۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا آج دروازے کو اللہ تعالیٰ نے اس لیے بند ہونے سے روکا ہے کہ آج یہاں پر کوئی نبی آنے والے تھے۔ اور پھر بیان کیا کہ اس رات آپؐ نے مسجد میں نماز بھی پڑھی۔

لنریہ من آیاتنا

* واقعہ اسریٰ معراج رسول اللہؐ کو جسمانی طور پر کروایا گیا۔ یہ عینی مشاہدہ تھا۔ ایک معجزہ تھا۔
* یہ اللہ کی قدرت ہے چالیس دن رات کا سفر آپؐ نے ایک رات کے حصے میں کر لیا۔
* پھر جنت اور جہنم دکھوائی۔ اور جہنم کی سزائیں تمثیلی انداز میں آپؐ نے بیان کیں۔

(1) آپؐ نے جہنم کے داروغہ کو دیکھا۔ جو نہ ہنستا تھا نہ روتا تھا۔

(2) پھر آپؐ نے دیکھا ایک ذرا سے سوراخ میں سے موٹا بیل نکلا۔ اور وہ واپس نہ جا سکا۔ یہ زناکاروں کی مثال تھی۔ ان کے پاس تازہ نفیس گوشت موجود ہے اور اسے چھوڑ کر سڑا ہوا کھا رہے ہیں

(3) رسول اللہؐ نے یتیموں کا مال کھانے والوں کو دیکھا۔ ان کے ہونٹ اونٹوں کے ہونٹوں کی طرح تھے۔ اور وہ اپنے منہ میں پتھر کے ٹکڑے ڈال رہے تھے ایسے جیسے وہ انگارے ہوں تھے اور دوسری جانب سے پاخانے کے راستے وہ نکل جاتے تھے۔

(4) آپؐ نے سود خوروں کو دیکھا۔ سود خوروں کے پیٹ اتنے بڑے تھے کہ وہ ادھر سے ادھر ہو بھی نہیں سکتے تھے۔ ہل بھی نہیں سکتے تھے۔

(5) پھر آپؐ نے عورتوں کو دیکھا۔ جو اپنے پستانوں پر (دوسروں

کی اولاد داخل کرتی ہیں (اور لاعلمی کی وجہ سے شوہر کو پتہ نہیں چلتا
کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے)۔ اُن کے سینوں میں بڑے ٹیڑھے کا نقش
جھکا کر اُن کو زمین و آسمان کے درمیان لٹکا دیا گیا تھا۔

← سورۃ کا اصل مقصد کفار کو متنبہ کرنا ہے۔ اہل مکہ کو یہ بات
سمجھ جانی کہ جو شخص تم سے مخاطب ہے وہ ابھی اللہ کی
نشانیاں دیکھ کر آ رہا ہے۔ یہ عام شخص نہیں ہے۔ یہ پیغمبر
ہے۔ رسول کی رسالت پر ایمان لانے کیلئے۔

* آیت 2 - 8 ← بنی اسرائیل کی تاریخ کو اللہ نے مختصراً
بیان کیا ہے۔

← وہ سمجھتے تھے کہ وہ اللہ کی چہیتی قوم ہے انہوں نے اپنی
ذمہ داری کو ادا نہیں کیا ہے۔ ان کو دنیا اور آخرت میں سزا ہے۔
یہ اُمت وسط تھی۔ انہوں نے اپنی اس ذمہ داری کو ادا
نہیں کیا۔

• آج کے مسلمانوں کیلئے ہے اگر تم انسان نہ بنے، تو بنی اسرائیل جو
نبیوں کی قوم تھی۔ جب انہوں نے امامت کا حق ادا نہ کیا تو
اللہ نے اُن کو کیسا برباد کیا۔

• کسی بھی قوم کو حسب اور نسب کی بنا پر status نہیں ملتا۔
بلکہ ایمان اور عمل صالح کی بنا پر ملتا ہے رتبہ۔

(2)

ہم نے موسیٰ کو تورات دی تھی بنی اسرائیل کیلئے۔ اور اس کو
بنی اسرائیل کیلئے ذریعہ ہدایت بنایا۔ ساتھ ہی تاکید کی میرے
سوا کسی کو اپنا وکیل نہ بنانا۔ شرک نہ کرنا۔

← آج مسلمانوں کے پاس قرآن مجید ہے اس کو ذریعہ
ہدایت بنانا چاہیئے۔ آج کے death کے موقع پر قرآن

یاد آجاتا ہے۔ بیا گھر کے اور تو قرآن یاد آجاتا ہے۔ شادی کے موقع
پر یاد آجاتا ہے۔ قرآن کو دل سے گزارنا چاہئے

← اہل مکہ تم بھی شرک کرتے ہو۔ جیسے بنی اسرائیل نے کیا۔
آج مسلمان بھی شرک کرتے ہیں

← اللہ نے کہا تھا میرا سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔ یہ
توحید کا عظیم الشان point ہے۔ اللہ کی بندگی کرنی چاہئے۔

(3)

نوحؑ کے ساتھ جو کشتی میں سوار ہوئے تھے وہ بھی ایمان والے تھے۔
پہلے موسیٰؑ کا ذکر، پھر نوحؑ کا ذکر۔ تمہارے جد امجد کون تھے۔
تم ان لوگوں کی اولاد ہو جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ کشتی میں
سوار کیا تھا۔ [نوحؑ کو جبرائیلؑ نے کشتی بنانا سکھائی تھی۔ (سفینہ نوح)
بت تو نہیں تھے جنہوں نے تمہاری مدد کی۔ یہ بت تو نہیں
تھے جن کی تم پوجا کرتے ہو۔ اللہ نے تمہاری مدد کی تھی۔
ہدایت کیلئے اللہ کی طرف رجوع کرنا ہے۔

• نوحؑ تھے کون؟ نوحؑ ایک شکر گزار بندہ تھا۔ وہ اللہ کے
اطاعت گزار تھے۔ ہمیں اللہ کا اطاعت گزار بن کر زندگی
بسر کرنی چاہیئے۔ [نوحؑ]

• نوحؑ کی آنکھوں کے سامنے بیٹا ڈوبا۔ مسلمان نہ ہو سکا بیٹا۔ لیکن کہا میں
تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں ان جاہلوں میں سے ہو جاؤں۔

شکورا ← انسان اللہ کی نعمتوں کا معترف ہو اور پھر شکر گزار ہو۔

① قلبی شکر ← دل سے
② لسانی شکر ← زبان سے
③ عملی شکر ← عمل سے

اللہ تعالیٰ قرآن میں کہتا ہے کہ میرے شکر گزار بندے کم ہیں

(4)

پھر ہم نے اپنی کتاب میں بنی اسرائیل کو متنبہ کر دیا تھا کہ تم دو دفعہ زمین میں فساد کرو گے۔
ہم نے صاف صاف فیصلہ کر دیا تھا / اپنی کتاب میں بنی اسرائیل کیلئے پیش گوئی کر دی تھی [مفسرین ← تورات یا نبیوں کے صحیفوں میں] تم ضرور بہ ضرور فساد کرو گے زمین میں دو بار۔

فساد ← (1) وہ لوگ گناہوں کا ارتکاب کر کے اللہ کی زمین میں فساد کریں گے۔ اپنے اوپر ظلم کرنا۔
(2) اللہ کے احکامات نہ ماننا — حقوق اللہ
(3) لوگوں پہ ظلم کرنا — حقوق العباد

بنی اسرائیل نے اللہ کی زمین کو ظلم و فساد سے بھر دیا۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں کمی سے زمین میں ظلم و فساد ہوتا ہے۔
Q: زمین فساد سے کیا کب بھرتی ہے؟ حقوق اللہ + حقوق العباد

مفسرین ← قضینا الیٰ ← عربی زبان کا قاعدہ ہے۔ یہ ابلغنا کے معنی میں آیا ہے۔ یعنی اپنا فیصلہ کر کے اللہ نے بتا دیا ہے کہ تم لوگوں کو جو سرزمین دی گئی ہے اس میں فساد کرو گے۔

- زمین ← شام کا علاقہ مراد ہے (مفسرین)
- دو مرتبہ ← (1) ایک مرتبہ موسیٰ کی شریعت کی مخالفت کرو گے۔ (2) دوسری مرتبہ عیسیٰ کی شریعت کی مخالفت کرو گے۔
دو مرتبہ فساد سے کیا مراد لیا ہے؟
- اور تم ضرور بہ ضرور سرکشی دکھاؤ گے۔ تم ضرور بہ ضرور بلندی پکڑو گے۔

مفسرین
لتفسدن ← اللہ کے حقوق کو ضائع کرنے کی طرف اشارہ ہے۔
ولتعلن ← حقوق العباد کو ضائع کرنے کی طرف اشارہ ہے۔

نوح کا لقب ← آدمِ ثانی
دنیا دوبارہ اُن سے شروع

• آج پتہ society میں حقوق اللہ کو پامال کیا جا رہا ہے اور دوسری طرف حقوق العباد نہیں پورے کیے جا رہے۔ اسی لیے انتشار ہے۔ سکون نہیں ہے۔

← تم زیادہ سرکشی دکھاؤ گے۔ تم بڑی نافرمانی کرو گے۔

← بنی اسرائیل کو نبیوں نے سمجھایا۔ تم شریعت کی نافرمانی نہ کرنا۔ انہوں نے نہ نبیوں کی بات مانی اور نہ شریعت پر عمل کیا۔

46 [عِبَادًا لَّنَا] ← جب اللہ کے بندے نافرمانی کرتے ہیں تو اللہ ان پر اپنے بندے نازل کرتا ہے۔

(5) ویسے تو سارے اللہ کے بندے ہیں۔ بغیر ایمان کے۔ چونکہ وہ ہمارے بندے تھے تو ہمیں نے سزا کے طور پر ان کو تم پر نازل کر دیا۔ عِبَادًا لَّنَا ← ہمارے بندے

مفسرین کہتے ہیں جو دو فساد تھے اُن کی طرف اشارہ ہے

سخت جنگجو، جیسے دی برٹش قوم کی

دو دفعہ سرکشی / فساد

(1) ان دونوں میں سے جب پہلی تباہی کا وقت آیا۔ پہلی دفعہ جب بنی اسرائیل نے گناہوں کی کثرت کی۔ تو اے بنی اسرائیل ہم نے تمہاری نافرمانی کے طور پر، عذاب کے طور پر ہم نے ایسے بندوں کو تم پر مسلط کر دیا جو نہایت زور آور، جنگجو اور لڑاکے تھے۔ وہ تمہارے ملک میں ہر طرف گھس کر پھیل پڑے۔ وہ تمہارے گھروں کے اندر تک چلے گئے۔ وہ تمہیں قتل کرتے تھے، تمہاری عزتوں کو لوٹتے تھے۔ ایسا کیوں ہوا؟ یہ ایک وعدہ تھا جو پورا ہو کر رہنا تھا۔

* مفسرین کہتے ہیں: پہلی سرکشی / تباہی جو بنی اسرائیل پر مسلط ہوئی یہ عاشوری تھے اور اہل بابل تھے۔ [بابل کا بادشاہ ← بخت نصر تھا] - یہ حضرت مسیحؑ سے تقریباً 600 سال پہلے کا واقعہ ہے۔ یہ تباہی یہودیوں پر، بیت المقدس، یروشلم پر ہوئی۔ بے دریغ یہودیوں کو قتل کیا گیا۔ ایک بڑی تعداد کو غلام بنایا گیا۔

⇐ انہوں نے اللہ کی جو نافرمانیاں کیں (جس کے سبب یہ تباہی آئی)

• اللہ کی اطاعت چھوڑ دی

• اللہ کی شریعت / کتاب / صحیفے انہوں نے اس کا انکار کیا۔

CamScanner

قتل کیا

- نبی کو قتل کیا (شیع / ارمیا کو قید کیا)
- تورات کے احکامات کی خلاف ورزی کی
- بنی اسرائیل اللہ کی نافرمانیاں کر کے فساد فی الارض کے مجرم بن گئے

* ایک رائے یہ بھی ملتی ہے کہ جالوت کو بطور سزا اللہ نے ان پر بھیجا جس نے ان پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ دیئے پھر طالوت کی قیادت میں حضرت داؤد نے جالوت کو قتل کیا۔

یہ ہولناک تباہی کب کی بات ہوئی؟ حضرت موسیٰ کی وفات کے بعد بنی اسرائیل فلسطین میں داخل ہوئے یہاں پر مختلف قومیں آباد تھیں پہلے بنی اسرائیل کہتے تھے کہ ہمارے اندر جہاد کی طاقت نہیں ہے جاتے ہی نہیں تھے۔ پھر کہتے تھے موسیٰ آپ اور آپ کا رب ان سے لڑے۔ جب یہ فلسطین چلے گئے تو وہاں قوموں میں بدترین قسم کا شرک پایا جاتا تھا۔ انہوں نے وہاں جا کر شرک کرنا شروع کر دیا۔ تورات کی خلاف ورزی کی۔ اللہ کی ہدایت کو بھول گئے۔ شرک اور اخلاقی گندگیوں نے ان کے اندر پنپ پالی۔ پھر بطور سزا اللہ نے ان پر عذاب بھیجا

← آج امت مسلم پریشان حال ہے۔ اس کی وجہ جب کوئی قوم اللہ کے رسول کی نافرمانی کرتی ہے، اللہ کی کتاب کو نہیں مانتی تو اللہ تعالیٰ دنیا میں غیر قوموں کو ان پر مسلط کر دیتا ہے یہ صرف بنی اسرائیل کیلئے نہیں بلکہ مسلمانوں کیلئے بھی
← اللہ کی نافرمانی چھوڑ دو۔ اللہ کا پیار پھر سے ملے گا اس کی رحمت نازل ہوگی۔ فضل ہوگا

Q **بنی اسرائیل کی نافرمانیاں**

1. نبیوں کی نافرمانی
2. نبیوں کا قتل کرنا
3. گناہوں کا ارتکاب کرنا
4. لوگوں پر ناحق ظلم کرنا
5. اللہ کی آیتوں کو بدل دینا
6. امراء اور غرباء کیلئے ایک اصول
7. دین کو اپنے فائدے کیلئے رد و بدل کر دینا

(6)

• پھر ہم نے تمہیں دوبارہ غلبے کا موقع دے دیا۔ تباہی کے بعد بنی اسرائیل نے اللہ کی طرف رجوع کیا۔ تو اللہ نے بنی اسرائیل کو دوسری قوم پر غلبہ دے دیا۔ اور اللہ نے ہر طرح کے مال سے ان کی امداد کی۔ بیٹے بھی عطا کیے۔ اور بنی اسرائیل کی تعداد پہلے سے بھی زیادہ بڑھا دی۔

• جالوت نے یروشلم اور ہیکل سلیمانی کو تباہ کر دیا تھا۔ اللہ نے بنی اسرائیل کو دوبارہ سے طاقت دی۔ زیادہ طاقت والا بنا دیا۔

• تم اللہ کی طرف لوٹو تو سہی۔ اللہ راہیں نہ کھول دے تو کہنا۔

(7)

اگر تم نے بھلائی کی تو وہ اپنی ذات کیلئے ہے اور اگر برائی کی تو وہ بھی تمہاری اپنی ذات کیلئے ہے۔ اگر اچھا کرو گے تو دنیا و آخرت دونوں میں اجر ملے گا۔ اور اگر برا کرو گے تو دنیا و آخرت میں سزا ملے گی۔ اگر لوگ گناہوں پر اصرار کریں گے، گناہ کرتے چلے جائیں گے تو دنیا میں اپنا نقصان کرو گے اور آخرت میں بھی۔

• جو بوئے گے وہی کاٹے گے۔

• یہاں دو روپ بتائے جا رہے ہیں۔ جیسے کردار ہیں ویسے انجام ہیں۔

(2) دوسرا فساد

اب بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ کو قتل کرنے کی سازش۔ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو زندہ اٹھا لیا۔ اللہ نے اس کے نتیجے میں رومی بادشاہ ٹیٹس کو ان پر مسلط کر دیا۔ اس نے یروشلم کو تباہ کیا۔ ہر طرف تباہی مچائی۔ بہت سوں کو قیدی کیے۔ مال لوٹا۔ ان کے صحیفوں کو پیروں تلے روند ڈالا۔ بیت المقدس اور ہیکل سلیمانی اس کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور ہمیشہ کیلئے

یہودیوں (بنی اسرائیل) کو (فلسطین) بیت المقدس سے نکال دیا۔ اس سے ان کی خوب خوب رسوائی ہوئی۔ یہ رسوائی 70 عیسوی کے قریب ہوئی۔ تفصیلات سے پتا چلتا ہے فاتحین نے ان کی خوبصورت لڑکیوں کو چن چن کر اغوا کر لیا۔ عزتوں کو لوٹا۔ سیاسی و معاشی دباؤ کے ذریعے ان کے مذہب کو ختم کیا۔ تاکہ یہ اپنا اصل کھو دے۔

اللہ رب العزت نے یہ سزا کیوں دی ان کو؟ ان کی نافرمانیوں کے سبب

• ٹیٹس ۷۰ھ ← 1 لاکھ 30 ہزار کو مارا
70 ہزار کو غلام بنایا
(۷۰ء)

★ اللہ نے یوں مسلط کر دیا ان پر دشمن کو ← تاکہ دشمن تمہارے چہرے بگاڑ دیں۔ صرف ملک کو تباہ نہیں کیا بلکہ چہروں کو بھی تباہ کر دیا۔ اور وہ مسجد میں بھی گھس جائے (پہلے دشمن کو صرف گھروں میں گھسے تھے)۔ اور تمہارے عملوں کی وجہ سے وہ تباہ کر دیں۔ خوب تباہ و برباد کر دیں۔

← پتا چلا society میں جب گناہ بڑھ جاتے ہیں، اللہ کے رسول اور کتاب کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ تو اللہ ایسی قوموں پر ایسے دشمن نازل کرتا ہے۔ یہ سب اللہ کی نافرمانی کے سبب ہوا۔

← آج نکاح بھی کر لیے جاتے ہیں اور مہندی زور و شور سے۔ رسول اللہ ﷺ کی برسی نہیں منائی تھی۔ لیکن آج لوگ مناتے ہیں۔ یہ سب اسلام میں نہیں ہے۔ لیکن ہم لوگ ان چیزوں کو کچھ سمجھتے نہیں ہیں۔ یہ سب اللہ کی نافرمانی میں آتی ہیں۔

دوسری تباہی کیوں آئی؟ یحییٰ اور زکریا کا قتل

← حضرت یحییٰ کا قتل

اس زمانے کی مشہور رقاصہ نے کہا صاحب تک یحییٰ کا سر

آج تک بنی اسرائیل کو جگہ نہیں ملی - صرف عمر فاروقؓ کے دور میں ملی -

میرے سامنے پیش نہیں کیا جاتا میں راضی نہیں ہوتی - پھر بادشاہ نے حکم دیا تھا - ہیرود کا بیٹا تھا اس نے یہ بات کہی تھی کہ حضرت یحییٰؑ کا سر کاٹ کر اس کو پیش کیا جائے -

* جس قوم کے سامنے یحییٰؑ جیسا پاکیزہ انسان کا سر کاٹ دیا جائے اور ایک آواز بھی اس ظلم کے خلاف نہ اٹھے تو ایسی قوم پر اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے -

* جو اس زمانے کے مذہبی پیشوا تھے انہوں نے مسیحؑ کی سزائے موت کا مطالبہ پیش کیا تھا - جب قوم کا یہ حال ہو جائے تو عذاب تو آئے گا -

اصل وجہ اللہ کی نافرمانی اور گناہ ہے - توبہ کرنی چاہیئے اور استغفار کرنا چاہیئے -

(8)

تم جب اللہ کی نافرمانی چھوڑو گے، اللہ سے رجوع کرو گے تو اللہ تم پر رحم کریں گا -

وان عدتم عدنا ← لیکن اگر تم نے زمین میں فساد کیا - اللہ کے حقوق کو پامال کیا - اللہ کی نافرمانی کی - تو پھر اللہ بھی اپنی سزا دیں گے -

یہاں پر اہل مخاطب ← اہل مکہ - بنی اسرائیل کی مثال دیکر کہا جا رہا ہے / عبرت دلائی جا رہی ہے - اگر تم بنی اسرائیل کی طرح کرو گے تو ہم ظالم قوموں کو تم پر مسلط کر دیں گے بنی اسرائیل کی طرح - کہ تم (اہل مکہ) ابراہیمؑ کی اولاد ہو - تمہیں یہ کام suit نہیں کرتے

دنیا کی سزا ←

اور کافروں کا قید خانہ جہنم ہے ← آخرت کی سزا

حصیرا ← السایانر جس میں جانوروں کو بند کر دیا جاتے

• جہنم میں اللہ کے نافرمان جائیں گے -

قرآن ← تورات کیلئے بھی۔

(۹)

آیت ۹ - ۱۰ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل اور مشرکین کو کتاب پر ایمان لانے کی دعوت

بے شک یہ قرآن جو آپ کے پاس ہے یہ وہ راستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے۔

* مفسرین اقوم کی خوبی کی وجہ سے قرآن دوسری تمام کتابوں پر فائز ہو گیا۔

* قرآن اسلام کا راستہ دکھاتا ہے۔ اسلام وہ راستہ بتاتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھا ہے۔

• "ان الدین عند اللہ الاسلام"
اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے۔ القرآن

• المائدہ - ۳

"الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت ..."

"آج میں نے تمہارے لیے دین پورا کر دیا، اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا"

• یہودی حضرت عمرؓ کو کہتے تھے کہ اگر یہ آیت ہمارے اوپر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کا دن قرار دیتے۔

قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سیدھی ہے۔

(۱) قرآن کی صفت ← اقوم

یہاں پر بنی اسرائیلؑ اور مکہ کے قریش دونوں کو دین اسلام پر ایمان لانے کی دعوت دی جا رہی ہے۔ اگر تم اللہ کو پانا چاہتے ہو، افراط و تفریط سے بچ کر سیدھی راہ اختیار کرو۔

(۲) خوشخبری

قرآن ایمان لانے والوں کو خوشخبری دیتا ہے۔ ایمان لانے والے عمل صالح کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں کیلئے بڑا اجر ہے۔

CS CamScanner

ایسے لوگوں کیلئے شاباش ہے - یہ اللہ خوشخبری دیتا ہے -

- ہمیں دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی تیاری کرنی ہے۔ جو جگ میں ہے وہ کلاس میں آئے گا۔ جگ والدین ہے اور کلاس اولاد ہے۔
- ان مضمون کو ہٹا کر پھینک دیں جو اللہ کی نافرمانی کے ہیں۔ اللہ کی اطاعت گزار بنے۔

(15)

اللہ تعالیٰ نے ایک بنیادی بات کرکے بات کو سمیٹ دیا۔ جن لوگوں کا عقیدہ آخرت کمزور ہے۔ آخرت میں جو ایمان نہیں رکھتا وہ برے اخلاق میں ملوث ہے۔ وہ کبر، حسد، غیبت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ وہ دوسروں کی طرح بننا چاہتے ہیں

- بڑی اچھی زندگی گزر رہی تھی، وہ پڑوسن کے گھر گئی اس کا صوفہ دیکھ لیا۔ گھر آکر اپنا صوفہ پر اکلنگ کیا۔ میاں کماتا نہیں ہے، نکھٹو ہے لیا اکلنگ کیا۔
- جو لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں ان کے دلوں میں سکون ہوتا ہے۔ شکر ان کی زندگی کی روش بن جاتا ہے۔ وہ ہر فیصلے پر کہتے ہیں اس میں اللہ کی بہتری ہوگی۔
- جو آخرت پر ایمان نہیں لاتا وہ اللہ پر ایمان نہیں لاتا۔ اس کو وہ سزا بھگتنی پڑے گی جو بنی اسرائیل کو ملی۔ ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔
- دین کی خدمت کیلئے ہم ان لوگوں کو وقف کرتے ہیں جو نالائق ہوتے ہیں۔ لائق لوگوں کو ہم دنیا کیلئے وقف کر دیتے ہیں۔ مساجد آج کیسے لوگ lead کر رہے ہیں؟ ذرا سوچیے۔

دردناک عذاب ← ہر طرح کا عذاب۔ دنیا کے عذاب کا آخرت کے عذاب سے کوئی comparison نہیں ہے

★ غزوہ تبوک جب منافقین نے نکلنے سے منع کر دیا گرمی کی وجہ سے۔ اللہ نے کہا دنیا کی گرمی کا آخرت کی گرمی سے کوئی مقابلہ نہیں۔

• آج ہم سب کو بہت سے مسائل کا سامنا ہے۔ اگر ہم سب آج قرآن
پڑھ کر اس کے مطابق زندگی گزارنا شروع کر دیں تو ہمارے
یہ سارے مسائل ختم ہو جائے۔ ہم پھر جہاں ہو، ہمیں سکون
ہو گا۔ سکون جگہوں سے وابستہ نہیں ہے۔ جو بنی اسرائیل
نے غلطیاں کی وہ آج کا مسلمان نہ کرے گا۔